پاکستان بھر میں منعقد ہونے والی لاکھوں محافل کے حوالے سے
لکھی جانے والی اپنی نوعیت کی پہلی جامع، پرمغز اور فکر انگیز تحریر

اپنی محافل کا قبلہ درست کیجیے

مع

کاروباری محافل نعت اور زوال اہل سنت

مفکر اسلام علامہ پروفیسر عون محمد سعیدی مصطفوی
بانی تحریک نظام مصطفیٰ (اہل سنت) پاکستان

ناشر
مکتبہ نظام مصطفیٰ نزد طبیہ کالج بیرون ملتانی گیٹ بہاولپور
0304-7014412...0300-6818535

نام کتاب ---------------------- اپنی محافل کا قبلہ درست کیجیے
تحریر ---------------------- علامہ پروفیسر عون محمد سعیدی
0300-6818565
اشاعت اول ---------------------- مارچ 2009ء
اشاعت دوم ---------------------- فروری 2011ء
قیمت ---------------------- 20/-روپے

ملنے کے پتے

﴿1﴾ مکتبہ نظام مصطفیٰ نزد طبیہ کالج بیرون ملتانی گیٹ بہاول پور۔ 0304-7014412
﴿2﴾ زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ لاہور۔ 042-37248657
﴿3﴾ مکتبہ مہریہ کاظمیہ نزد جامعہ انوار العلوم نیو ملتان۔ 0314-6123162
﴿4﴾ مکتبہ حبیبیہ بالمقابل جامعہ صابریہ نزد لاری اڈہ بہاولپور 0301-7728754
﴿5﴾ مکتبہ اہل سنت اندرون لوہاری گیٹ لاہور۔ 0300-6346344

نوٹ: یہ کتاب اور مکتبہ نظام مصطفیٰ کی دیگر جملہ کتب بذریعہ V.P.P. منگوانے کے لیے 0313-6673176 پر رابطہ فرمائیں۔

فہرست

اپنی محافل کا قبلہ درست کیجیے

الحمدللہ! پاکستان میں جتنی محافل اہل سنت کی ہوتی ہیں اتنی کسی بھی دوسرے مکتب فکر کی نہیں ہوتیں۔ مثلاً قل خوانیاں، اعراس، محافل نعت، میلاد شریف، معراج شریف، گیارہویں شریف، جشن قرآن، لیلۃ القدر، شب براءت، ایام خلفاء راشدین، یوم شہادت امام حسین وغیرہ وغیرہ۔ جمعہ اور عیدین کے اجتماعات اس پر مستزاد ہیں ..... یہ تمام محافل ہمارا سرمایہ ہیں اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اپنے اس سرمایہ کا مکمل طور پر ضیاع کر رہے ہیں۔ ان محافل سے جو خاطر خواہ نتائج برآمد ہونے چاہئیں وہ قطعی طور پر ناپید ہیں۔ اگر ہم اپنی محافل کا قبلہ درست کرلیں تو ایسے زبردست نتائج برآمد ہوں کہ دنیا ششدر رہ جائے ..... سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان مبارک ہے من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه۔ یعنی مسلمان کا ہر قول و فعل بامقصد ہوتا ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں اگر ہم جائزہ لیں تو آج ہماری محفلیں تو عروج پر ہیں مگر ان سے مقصدیت کلیۃً ختم ہو چکی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی محافل کو بامقصد اور باوقار بنانے کی کوشش کریں۔ بے مقصد محافل کا تو بند کر دینا ہی بہتر ہے۔

محافل کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟: ہماری محافل کا بنیادی مقصد اصلاح معاشرہ ہونا چاہیے۔ محفل کے انعقاد کے بعد یہ سوچ کر خوش ہونا کہ اس میں لوگوں کی اتنی اتنی تعداد شامل ہوئی، بالکل عبث بات ہے۔ سوچنا تو یہ چاہیے کہ اس محفل سے لوگوں کی اصلاح کتنی ہوئی؟ اسلام کا پیغام کتنے دلوں میں جاگزیں ہوا؟ علم و عمل اور دعوت و تبلیغ کو کتنا فروغ ملا؟ ایمانی انقلاب کتنی زندگیوں میں آیا؟ سنتوں پر عمل کرنے کا ارادہ کتنے لوگوں نے کیا؟ فکر آخرت کتنے لوگوں میں پیدا ہوئی؟ تنظیمی سوچ کتنے افراد لے کر گئے؟ نظام مصطفیٰ کے لیے کتنی راہ ہموار ہوئی؟ اہل سنت کا وقار کتنا بلند ہوا؟ علم دین مدارس

اور علماء کی طرف کتنے لوگوں کا رجحان ہوا؟ اپنے بچوں کو قرآن و حدیث پڑھانے کا جذبہ کتنے حاضرین میں پیدا ہوا؟ ۔۔۔ اگر ان میں سے کچھ بھی نہ ہوا اور محفل بڑی دھوم دھام سے ہو گئی تو پھر بتایئے کہ ہم نے ایسی محفل کے انعقاد سے واہ واہ کے سوا کیا حاصل کیا۔۔۔ اگر آواز کے زیر و بم یا طرز و لحن پہ وقتی طور پر جھوم جانے نعرے لگانے، واہ دینے اور نوٹ پھینکنے کا نام عشق رسول ہے تو پھر معاف کیجئے کہ ہم نے عشق رسول ﷺ کا مطلب سمجھا ہی نہیں۔ عشق رسول ہمارے مسلک کی بنیاد ہے مگر ہم نے اپنے طرز عمل سے اس کو مذاق بنا دیا ہے۔ جو کہ ناقابل معافی جرم ہے۔

ایک لطیفہ: ہماری محافل کے حوالے سے یہ لطیفہ بڑا معنی خیز ہے۔ سنیئے اور سر دھنیئے۔ حاجی حنیف طیب صاحب فرماتے ہیں کہ کراچی میں مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب کے خطابات میں ہزاروں افراد کا مجمع ہوتا۔ ہمارے علاقے کے لوگ بھی ان کی محافل میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ شریک ہوتے۔ ایسے ہی ایک صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا تو انہوں نے رات بھر جاری رہنے والی محفل کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے۔ ہم نے پوچھا! خطاب کیسا تھا اور کتنی دیر جاری رہا؟ کہنے لگے پانچ گھنٹے کا خطاب تھا، مولانا نے کمال ہی کر دیا۔ ہم نے کہا خطاب کی کوئی بات ہمیں بھی بتایئے؟ کہنے لگے، بات تو مجھے کوئی یاد نہیں، مگر خطاب بڑا زبردست تھا۔ ہم نے پھر کہا! کوئی ایک آیت یا حدیث جو آپ کو یاد رہ گئی ہو؟ فرمانے لگے! معاف کیجئے یہ علماء کی باتیں ہیں ہمیں کہاں یاد رہتی ہیں، بہر حال یہ بات تو پکی ہے کہ محفل بہت اچھی تھی۔

ہماری محافل کی کمزوریاں: (1) محافل بروقت شروع نہیں ہوتیں۔ (2) رات گئے تک جاری رہتی ہیں۔ (3) مستند علمائے کرام کو کم ہی بلایا جاتا ہے۔ (4) علماء کے خطابات تاخیر سے شروع ہوتے ہیں۔ (5) اصلاح احوال کی بجائے تمام تر توجہ فضائل پر صرف کر دی جاتی ہے۔ (6) موضوعات میں تنوع نام کو نہیں پایا جاتا۔

رٹے رٹائے موضوعات پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔(7) محفل پر اٹھنے والے اخراجات بہت ہی زیادہ ہوتے ہیں۔(8) سٹیج پر غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث دنیا دار قسم کے داڑھی کترے لوگوں کو بٹھایا جاتا ہے اور انہیں عاشق رسول قرار دے کر دین و مسلک کو بدنام کیا جاتا ہے۔(9) مقررین اپنے ساتھ چار چار، پانچ پانچ نعت خوان لئے پھرتے ہیں اور ان سب کی نعت بھی (علاوہ دیگر نعت خوانوں کے) ضروری قرار پاتی ہے۔(10) مہمان خصوصی یا صدر محفل کی نشست پر ایسے پیر صاحبان وغیرہ کو بٹھایا جاتا ہے جو سر سے لے کر پاؤں تک کہیں سے بھی دین دار نظر نہیں آتے (11) نقیب محفل اور نعت خوانان کی اکثریت بے نمازی اور ایک مٹھی داڑھی کی پابند نہیں ہوتی۔(12) واعظین اصلاح و تبلیغ کی بجائے اپنی تقریر چمکانے نعرے لگوانے اور داد سمیٹنے کے چکر میں مصروف رہتے ہیں۔اور اس کے لیے انواع واقسام کی طرزوں میں دوہڑوں، چٹکلوں اور لطیفوں کا سہارا لے کر، رونے رلانے اور ہنسنے ہنسانے کا بندوبست کرتے ہیں۔(13) اکثر مقررین قرآن، حدیث، فقہ اور سیرت کے مستند دلائل کی بجائے انتہائی ضعیف موضوع اور باطل روایات کے ذریعے عوام کا دینی وایمانی استحصال کرتے ہیں۔(14) بہت سی محافل ایسی ہوتی ہیں جن میں مستند علماء کرام کو بلانے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی جاتی جو کہ خسارہ ہی خسارہ ہے۔ (15) عوام کی عادت بنا دی گئی ہے کہ وہ سروں طرزوں اور دھنوں والے نعت خوانان اور واعظین کی تو دل کھول کر حوصلہ افزائی کرتے ہیں لیکن اگر کوئی مستند عالم دین علمی، تحقیقی اور فکری گفتگو کرے تو اس کو کوئی داد نہیں دیتے جس سے علم و فکر کی سخت حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔(16) بے شمار محافل، اصلاح و تبلیغ کے جذبے سے نہیں، بلکہ اپنی سیاست چمکانے، نام چڑھانے اور رعب داب بڑھانے کی نیت سے منعقد کی جاتی ہیں، جس سے دین اسلام کو سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔(17) تقریباً ہر شہر میں میلاد و نعت کے حوالے سے تو بیسیوں کمیٹیاں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں مگر علمی، فکری اور فقہی سطح کی ایک کمیٹی بھی ڈھونڈے

سے نہیں ملتی۔(18) زیادہ تر مقررین وواعظین لوگوں کی پسند کے مطابق گفتگو کو ترجیح دیتے ہیں اور اظہار حق سے یوں شرماتے ہیں جیسے کوئی بہت بڑی بے حجابی کا خطرہ ہو۔(19) ایک ہی نوعیت کی کثیر محافل سے عوام اکتا جاتے ہیں۔(20) رات گئے تک جاری رہنے والی محافل کے اختتام پر نماز فجر کا اہتمام (بے نمازی) منتظمین کے لئے سخت پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔عین نماز کے وقت لوگوں کو نماز پڑھائے بغیر رخصت دے دی جاتی ہے جس سے اکثر لوگوں کی (بشمول اکابرین) نماز قضاء ہو جاتی ہے۔حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ جس نے نماز کو منہدم کر دیا اس نے دین وایمان کو منہدم کر دیا۔فتدبر(21) بعض لوگ اپنی محافل کے اشتہارات شائع کر کے ان میں خود اپنے ہی نام لمبے چوڑے القاب کے ساتھ موٹے موٹے کر کے لکھتے ہیں۔نجانے اس سے انکی نیت کیا ہوتی ہے؟ (22) اشتہارات اور دعوتی کارڈ زاتنے مہنگے، قیمتی اور طویل وعریض ہوتے ہیں کہ انکا مقصد اطلاع کی بجائے کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے۔(23) بہت سی محافل میں نماز کا وقت درمیان میں گذار دیا جاتا ہے اور بعد میں اجتماعی طور پر اسکا کوئی اہتمام بھی نہیں کیا جاتا۔(24) سٹیج پر دنیاداروں کے مقابلہ میں علماء کرام کو انتہائی پسماندہ مقام پر بٹھا کر ان کی توہین کا سامان کیا جاتا ہے۔(25) ان محافل میں علمی وفکری اور عملی واصلاحی عنوانات پر گفتگو کا تصور ہی محال نظر آتا ہے۔(26) بہت سی محافل میں عورتوں اور مردوں کے لئے اگرچہ علیحدہ علیحدہ انتظام ہوتا ہے مگر شرعی پردہ کی پھر بھی بیحد کمی محسوس ہوتی ہے۔(27) بعض محافل کے بعد پر تکلف کھانوں کا اہتمام بھی ہوتا ہے، لیکن زیادہ تر کھاتے پیتے لوگوں کے لئے، غرباء کو ان کے قریب کم ہی آنے دیا جاتا ہے۔(28) آج کل بہت سی محافل کے اشتہارات میں علماء کرام کی تقریر کا وقت بھی لکھ دیا جاتا ہے مگر اس کے باوجود ان کا خطاب مقررہ وقت پر شروع نہیں ہوتا، جس سے لوگ انتہائی بدظن ہو جاتے ہیں۔(29) اشتہارات پر علماء کرام کے نام نہ ہونے کے برابر جبکہ دیگر کاروباریوں کے نام بڑے طمطراق سے لکھے جاتے ہیں

۔(30) نقیب محفل جب کاروباریوں کو دعوت دیتا ہے تو انہیں ایک سو القاب سے نوازتا ہے مگر جب علماء کرام کی باری آتی ہے تو ان کو انتہائی بھونڈے اور بے ہودہ طریقے سے دعوت خطاب دیتا ہے۔(31) بہت سے اعراس میں میلوں کا بازار گرم ہوتا ہے اور وہاں اسلام کی تباہی و بربادی کا منظر دل کو خون کے آنسو رلاتا ہے جس کا سارا گناہ وہاں کے سجادہ نشینوں کے سر ہے۔(32) نقیب محفل فقط اشعار سنانے پر ہی اکتفاء کرتا ہے آیات واحادیث کی طرف اس کی کوئی توجہ نہیں ہوتی ۔(33)ان محافل میں وقت کی انتہائی غیر مساویانہ تقسیم کی جاتی ہے۔علماء کو رات گئے آخر میں وقت دیا جاتا ہے اور وہ بھی بہت تھوڑا،جبکہ دوسرے لوگوں کو انکی مرضی کا ٹائم دیا جاتا ہے۔مثلاً ایک عام سا نعت خوان بھی بیس پچیس منٹ لے جاتا ہے لیکن کسی عالم کے لئے 15منٹ بھی زیادہ سمجھے جاتے ہیں ۔(34) کاروباری مقررین داڑھی کترے اور بے عمل پیروں کی طرف اشارے کرکر کے الا ان اولیاء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون کی آیت کی کھلی گستاخی،توہین اور تحقیر کا ارتکاب کرتے ہیں ۔ (35)نعت خوان حضرات نعت پڑھتے ہی جوتے اٹھا کر بھاگ جاتے ہیں۔بالکل اسی طرح جیسے کوئی دکاندار اپنا سودا فروخت کر کے چھٹی کر جاتا ہے ۔(36) بعض محافل تین تین روز تک جاری رہتی ہیں مگر ان کا فائدہ آدھے دن کے برابر بھی نہیں ہوتا ۔(37) بعض محفلوں میں پہلے پانچ سات قاری تلاوت کرتے ہیں پھر نعت خوانوں کی قطار لگتی ہے پھر خطابات کا دور چلتا ہے، پھر ذکر کرایا جاتا ہے، پھر لمبی لمبی سورتوں کے ساتھ ختم شریف کی برکات سمیٹی جاتی ہیں، پھر گھنٹہ بھر کا درود وسلام پڑھا جاتا ہے پھر دعاؤں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوتا ہے تا آنکہ پوری محفل میں سوائے چند لوگوں کے کوئی فرد باقی نہیں رہ جاتا ۔یعنی لوگوں کو بیزار کرنے میں کوئی کسر چھوڑی نہیں جاتی۔ (38)اگر محفل مسجد میں ہو رہی ہو اور اسی دوران نماز کا وقت آجائے تو بروقت نماز پڑھنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی نتیجتاً وہ لوگ جو مسجد میں فقط نماز پڑھنے کے لیے آتے ہیں وہ محفل کے متعلق

الٹی سیدھی ہانکنا شروع کر دیتے ہیں ۔ (39) بعض شہرت پسند اور جھوٹی عزت کے خواہش مند کاروباری حضرات جان بوجھ کر محفل میں اس وقت آتے ہیں جب محفل اپنی جوبن پر ہوتی ہے لوگ ان کا کھڑے ہو کر نعروں سے استقبال کرتے ہیں، جس سے نہ صرف یہ کہ پوری محفل ڈسٹرب ہو جاتی ہے بلکہ باوقار لوگ اس تماشے سے سخت بدظن ہو جاتے ہیں (40) بہت سی محافل میں بدنظمی بھی اپنے عروج پر ہوتی ہے۔کوئی کہیں بیٹھا ہوتا ہے اور کوئی کہیں ۔کوئی گپیں ہانک رہا ہوتا ہے اور کوئی نیند میں مست الست ۔جس سے محفل کا وقار بری طرح مجروح ہوتا ہے۔

محافل کو بہتر بنانے کا طریقہ: اس سلسلے میں ہم سب سے پہلے ایک حدیث پاک سے راہنمائی لیتے ہیں ۔حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو ہمیں نصیحت فرمایا کرتے تھے ۔انہیں ایک شخص نے کہا اے ابوعبدالرحمان !میری خواہش ہے کہ آپ یہ وعظ کی محفل روزانہ سجایا کریں ۔انہوں نے جواب دیا کہ میں یہ کام اس لیے نہیں کرتا کہ کہیں تم اکتا نہ جاؤ۔میں وقفہ سے محفل وعظ اس لیے کرتا ہوں کہ حضور ﷺ بھی ہمیں وقفہ سے وعظ فرمایا کرتے تھے تا کہ ہم اکتا نہ جائیں (بخاری)اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ محفل کے انعقاد میں اس بات کا سب سے زیادہ خیال رکھا جائے کہ لوگوں میں اکتاہٹ ہرگز پیدا نہ ہو۔نیز اگر دو چار بندے کہہ بھی دیں کہ محفل طویل کرو تو ان کی بات ہرگز نہیں ماننی چاہئے۔

چونکہ ہماری محافل بہت سی اقسام کی ہوتی ہیں اس لئے کچھ ہدایات ایسی ہیں جو عمومی نوعیت کی ہیں ان کا ہر محفل میں خیال رکھنا ضروری ہے: (1) محفل اخلاص نیت کے ساتھ سجائی جائے جس کا مقصد تبلیغ دین ،اصلاح عقیدہ اور اصلاح معاشرہ ہونے چاہئیں ۔(2) محفل وقت کی پابندی کے ساتھ شروع اور ختم کی جائے ۔(3) محفل کا دورانیہ ایک گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے ۔(4) اگر محفل بڑی ہے تو دو گھنٹہ سے آگے نہیں بڑھنی چاہئے

(5) ایک تلاوت اور ایک نعت کے فوراً بعد مستند عالم دین کا خطاب شروع ہو جانا چاہئے۔ (6) سڑ گز اور شعر دو بڑے والے خطباء کی بجائے اصلاحی گفتگو کرنے والے مستند علماء سے تقریر کروانی چاہیے۔ (7) موضوعات میں تنوع ہونا چاہئے۔ بلکہ بانی محفل کی طرف سے عالم دین کو پہلے ہی موضوع بتا دیا جانا چاہئے (ہم اس مقالہ میں چند اہم موضوعات بھی تحریر کریں گے)۔ (8) کوئی بھی محفل ہو، مستند علماء کے خطاب کے بغیر منعقد نہیں ہونی چاہئے۔ (9) درود وسلام کے فقط دو اشعار پڑھے جائیں اور صرف ایک ہی بندہ پڑھے، کیونکہ اگر قطع کلامی جائز نہیں ہے تو پھر قطع سلامی بھی جائز نہیں ہے۔ دعا فقط ایک ہی جامع اور مختصر منگوائی جائے۔ ختم شریف میں طوالت سے گریز کیا جائے۔ غرض ہر ایسے کام سے گریز کیا جائے جس سے ہلکی سی اکتاہٹ کا بھی خطرہ ہو۔۔ جب فرض نمازوں کی جماعت کے سلسلہ میں حضور ﷺ نے لوگوں کا خیال کرتے ہوئے ائمہ کرام کو طویل قرأت کرنے سے منع فرما دیا تو پھر مستحب کاموں کی طوالت کہاں درست قرار دی جا سکتی ہے۔ البتہ جب آدمی انفرادی طور پر عبادت کر رہا ہو تو اس کو جتنا مرضی لمبا کرے، یہ اچھی بات ہے۔ (10) قل خوانی، چہلم اور عرس کو بھی کم سے کم خرچ میں منعقد کرنا چاہئے بقیہ پیسے اور کھانا وغیرہ دینی مدارس میں بھجوا دینا چاہئے۔ اس موقع پر بھی مستند علماء کرام کا خطاب اشد ضروری ہے۔ (11) سر گر، گھن گرج اور لطیفوں چٹکلوں کے ماحول کے خلاف تو ہمیں شمشیر بے نیام بن جانا چاہئے (12) مدارس وغیرہ کے یک روزہ دو روزہ اور تین روزہ خصوصی جلسوں میں قومی و بین الاقوامی سطح کے معاملات پر لوگوں کی علمی عملی اور فکری حوالے سے بھرپور تربیت کی جانی چاہئے اور ان میں خطاب کے لیے بھانڈ قسم کے سریلے خطیبوں کو بلانے کی بجائے دنیا کے حالات پر گہری نظر رکھنے والے اہل علم ودانش کو بلانا چاہیے، جن کے ذمہ صرف مسلکی واختلافی عنوانات ہی نہیں علمی، فکری، سیاسی، معاشی، قانونی اور اخلاقی قسم کے عنوانات لگانے چاہئیں۔۔۔۔۔۔ فی

زمانہ بڑے بڑے مدارس کے خصوصی جلسوں پر گھسی پٹی تقریریں سن کر آدمی کا ہر پیٹ لینے کو جی چاہتا ہے۔ ع چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ربیع الاول وغیرہ کی محافل نعت کے متعلق ھدایات: ہمارے ہاں سارا سال عموماً اور ربیع الاول میں خصوصاً محافل نعت کی کثرت ہوتی ہے اور ان میں مقصدیت کے فقدان کے سبب دین ومسلک کا نا قابل تلافی نقصان ہوتا ہے۔ملک محبوب الرسول قادری لکھتے ہیں: آج کل نعت خوانی کی محافل باقاعدہ انڈسٹری کی شکل اختیار کر گئی ہیں، کمرشل بنیادوں پر محافل نعت بپا کرنے کا رواج عام ہو گیا ہے۔کاروباری حضرات لوگوں سے ایک ایک لاکھ اور پچاس پچاس ہزار وصول کر کے ان کے لیے محافل نعت کا انتظام کرتے ہیں اور پھر اپنے مخصوص حلقہ کے پروفیشنل نعت خوانوں کو بلا کر خود بھی کماتے ہیں اور ان کی کمائی کا بندوبست بھی کرتے ہیں۔یاد رکھیے: کرائے کے نعت خوانوں سے نعت خوانی کرانا حرام ہے۔بدقسمتی سے آج کل کے نعت خوان پوری طرح صنف مخنث کا روپ دھار کر محافل نعت کی زینت بنتے ہیں۔اداکاری اور گلے کے زور پر ہزاروں ہی نہیں لاکھوں روپے بٹور کر چلتے بنتے ہیں۔رائج الوقت محافل نعت میں فکر آخرت،اصلاح عقیدہ و عمل اور اخلاقیات کی تعلیم کا کوئی اہتمام نہیں ہوتا بلکہ یہ محافل الٹا،ان امور کے خاتمے کا سبب بن رہی ہیں۔محافل نعت کا تقدس بری طرح مجروح ہو چکا ہے اور ان کے منعقد کرنے سے ایک فیصد سے بھی کم مفید نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ان محافل کی اصلاح کے لیے مندرجہ ذیل امور پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے:(1) سٹیج سیکرٹری صاحب کو پابند کیا جائے کہ وہ پندرہ پندرہ منٹ کی نقابت سے گریز فرمائیں اور فقط ڈیڑھ دو منٹ میں اپنا مختصر مدعا پیش کر کے مہمان کو دعوت دیں۔ہر کہ مہ کیلئے بھاری بھر کم القاب سے گریز فرمائیں۔ جو شخص شریعت کا پابند نہ ہو اس کو برسرعام عاشق رسول ہرگز قرار نہ دیں۔(2) نقیب محفل کسی

اہل علم شخصیت کو بنایا جائے جو مکمل طور پر پابند شریعت ہو کیونکہ بسا اوقات نقیبان محفل کفریہ کلمات و اشعار بھی کہہ جاتے ہیں اور جاہل لوگ حسب عادت واہ واہ کرتے رہتے ہیں، جس سے سب حاضرین کا دین و ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ (3) محفل نعت میں پابند شرع قاری سے تلاوت کلام پاک کرائی جائے۔ (4) حمد باری تعالیٰ بھی ضرور پڑھی جائے (5) مستند شعراء کا کلام پیش کیا جائے جیسے امام احمد رضا بریلوی پیر مہر علی شاہ، میاں محمد بخش، مولانا جامی، مولانا روم، مولانا حسن رضا خان، پروفیسر حفیظ تائب، شاہ نصیر الدین نصیر، مولانا محمد الیاس قادری، مولانا طاہر القادری اور انہیں جیسے دیگر شعراء کرام۔ (6) اگر غیر معروف شعراء کا کلام پڑھا جائے تو پہلے کسی مستند عالم دین کو ضرور دکھا دیا جائے۔ (7) نوٹ نچھاور کرنے کی بری رسم سے قطعی طور پر جان چھڑائی جائے۔ (8) محفل نعت نماز مغرب کے فوراً بعد شروع کرا دینی چاہیے۔ ایک تلاوت، حمد اور نعت کے بعد کسی مستند عالم دین کا خطاب کروا کے نماز عشاء با جماعت ادا کی جائے اور پھر ایک یا زیادہ سے زیادہ دو صالح بے غرض نعت خوانوں سے نعت شریف سن کر گیارہ بجے سے پہلے پہلے محفل ختم کر دی جائے اور ساتھ ہی تمام لوگوں سے نماز فجر با جماعت ادا کرنے کا وعدہ لیا جائے (9) بانی محفل، نقیب محفل، قاری، نعت خوان مقرر سبھی کی نیت صرف اور صرف تبلیغ دین کی ہو۔ پیسے لینے کی نیت، عمل کو سراسر برباد کر دیتی ہے۔ اسی طرح ان حضرات سمیت مہمان خصوصی اور صدر محفل وغیرہ کا بھی پابند سنت ہونا نہایت ضروری ہے۔ (10) خوشامدی نقیب محفل، لالچی و بھکاری قسم کے نعت خوان اور روایتی و کاروباری قسم کے مقررین سے محفل کو بچانا فرض عین سمجھا جائے۔ (11) اسمگلر منشیات فروش، راشی، بدقماش اور تارک سنت قسم لوگوں کو عاشق رسول وغیرہ جیسے بھاری بھرکم القاب دینے سے بچا جائے بلکہ انہیں اسٹیج پر بیٹھنے ہی نہ دیا جائے۔ کیونکہ حضور پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ جب کسی فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کا عرش بھی

لرز اٹھتا ہے۔ (12) محافل نعت پر ہزاروں روپے پانی کی طرح بہا دینا ہرگز دانشمندی نہیں ہے۔ انہیں انتہائی کم سے کم خرچ میں منعقد کرنا چاہیے اور بقیہ پیسے مستند دینی مدارس (جہاں آدمی کی تسلی ہو) پر صرف کرنے چاہییں۔ (13) تبرک بانٹنا بہت اچھی عادت ہے۔ لیکن تبرک میں مٹھائی یا چاول تقسیم کرنے کی بجائے علماء اہل سنت کے مشورہ سے زیادہ سے زیادہ دینی کتب و رسائل اور کیسٹیں بطور تبرک بانٹنے چاہییں۔ (14) محافل نعت کی صدارت دنیاوی شہرت کی حامل شخصیات سے کرانے کی بجائے اہل علم اور صاحبان تقوی سے کرائی جائے۔ (15) محفل کے دوران مہمانان گرامی جو کہ وقفہ وقفہ سے آتے رہتے ہیں ان کیلئے بار بار استقبالیہ نعرہ لگا کر اور لوگوں کو بار بار کھڑا کر کے محفل کے تقدس کو پامال کر دیا جاتا ہے۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ مہمان گرامی کو نہایت خاموشی کے ساتھ اسٹیج پر بٹھا دیا جائے۔ حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے آنے پر لوگ اس کے لیے کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ (16) فحش فلمی گانوں کی دھن پر پڑھی جانے والی نعتیں، آداب نعت کے منافی ہیں ان سے گریز کیا جائے۔ محفل نعت کو میوزیکل شو بنا دینا اچھا عمل نہیں ہے۔ (17) بہت سی محافل نعت میں لوگوں کی آمد کو یقینی بنانے کیلئے عمرہ کے ٹکٹ قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیے جاتے ہیں جس سے فقط دو چار افراد کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ عمرہ کے دو چار ٹکٹوں کی بجائے تفسیر و حدیث اور فقہ و سیرت کی کتابوں کے بڑے بڑے سیٹ قرعہ اندازی میں رکھے جائیں۔ اس طرح لوگوں کی آمد بھی یقینی ہو گی (بلکہ پہلے سے سینکڑوں گنا بڑھ جائے گی) اور فائدہ بھی سینکڑوں افراد کو ہو گا مثلا ڈیڑھ لاکھ روپے کے تین چار ٹکٹوں کی بجائے اگر ضیاء النبی کے سیٹ لے لیے جائیں تو وہ ڈیڑھ سو کی تعداد میں مل جائیں گے۔ اور اگر پورے سیٹ کی بجائے اس کی ہر جلد جیسی ایک ایک کتاب قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کی جائے تو ایک ہزار پچاس

افراد مستفید ہو سکتے ہیں ۔یقیناً اس سے علم و عمل کو بے حد فروغ ملے گا، دین و مسلک کو تقویت ملے گی، شرح خواندگی میں اضافہ ہوگا، باپ دادا کی کتابیں پوتوں پڑپوتوں کو بھی پڑھنا نصیب ہوں گی ۔یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ ہوگا کہ اسکیں حصہ ملانے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ثواب ہی ثواب ملتا رہے گا ۔مزید برآں ایک اہم فائدہ یہ بھی ہوگا کہ محفل میں پڑھے لکھے لوگوں کی کثیر تعداد شریک ہوگی۔

ربیع الاول کی عمومی محافل میلاد سجانے کا طریقہ: اس کیلئے آسان سا فارمولا یہ ہے کہ نماز مغرب کے فوراً بعد ایک تلاوت، ایک حمد، اور ایک نعت کے بعد کسی مستند عالم دین کا خطاب کروا کے نماز عشاء با جماعت ادا کی جائے ۔بعد میں درود و سلام اور تقسیم تبرک کے بعد محفل کو ختم کر دیا جائے ۔اگر بوجوہ یہ محفل بعد نماز عشاء منعقد کی جائے تب بھی ایک گھنٹہ کے اندر اندر مذکورہ طریقہ کار کے مطابق محفل کو ختم کر دیا جائے ۔رات گئے تک محفل کو جاری رکھنا دین و مسلک کیلئے سخت نقصان دہ کام ہے، بے شمار لوگوں کی صبح کی نمازیں نہ چاہتے ہوئے بھی رہ جاتی ہیں ۔محافل میں اصل شئی تو اپنا پیغام لوگوں تک مؤثر اور دلنشیں انداز میں پہنچانا ہے ۔اور وہ ایک گھنٹہ میں بھی پہنچایا جا سکتا ہے ۔**نوٹ**: ماہ ربیع الاول کے جلوس کیسے ہوں اور ان میں کون کون سی احتیاطیں ضروری ہیں ۔اس کے لیے مکتبۃ المدینہ سے چھپنے والی کتاب "صبح بہاراں" کا مطالعہ از بس مفید رہے گا۔

تقریر کیسی ہو؟: یہ بات نہایت افسوس ناک ہے کہ کاروباری قسم کے مقررین نے تمام تر اہل سنت کا مزاج ہی بگاڑ کے رکھ دیا ہے ۔انہیں سنجیدہ، باوقار اور علم و تحقیق کا دلدادہ بنانے کی بجائے سُر وں، طرزوں، دھنوں، دوہڑوں، لطیفوں، چٹکلوں اور شور شرابے کا عادی بنا دیا ہے ۔ اور یہ بات دین و مسلک کیلئے خوفناک حد تک ضرر رساں ہے ۔ اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ بڑے بڑے دینی مدارس جو کہ علم و تحقیق کے مراکز

سمجھے جاتے ہیں ان کے سالانہ جلسوں میں بھی یہی کاروباری مقررین اچھلتے کودتے اور جوکری کرتے نظر آتے ہیں، جبکہ محقق اور مفکر قسم کے علماء کو ایسے سٹیجوں پر کوئی پذیرائی نصیب نہیں ہوتی۔ کاروباری مقررین سٹیج پر آتے ہی ایک لمبی سریلی دعا سے تقریر کا آغاز کرتے ہیں۔ پھر ایک لمبا چوڑا خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ پھر دو بڑوں کی باری آتی ہے۔ پھر ضعیف و موضوع احادیث اور بے سروپا واقعات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ درمیان میں شعر و شاعری اور جوکت بازی کا سلسلہ بھی زور شور سے چلتا رہتا ہے۔ اس طرح اڑھائی تین گھنٹوں کے بعد ان کی واہیات تقریر اپنے غیر منطقی انجام کو پہنچتی ہے۔ اہل سنت کا اجتماعی فرض ہے کہ وہ ایسے واعظوں اور خطیبوں کی شدید حوصلہ شکنی کریں۔ مستند علماء کرام کو اپنی محافل میں بلائیں اور ان سے مختص موضوعات پر علمی و تحقیقی گفتگو سننے کے عادی بنیں۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہمارے بہت سے مشہور و مستند علماء بھی مخصوص عنوانات پر ہی انحصار کرتے ہیں اور اصلاح معاشرہ پر گفتگو کرنے کی بجائے فقط فضائل کے عنوانات کو ہی موضوع سخن بناتے ہیں۔ اگر کوئی زیادہ ہی بڑا محقق خطیب ہے تو وہ صرف اختلافی موضوعات پر ہی بولنے کو اپنے لیے سرمایہ حیات سمجھتا ہے۔ حالانکہ بے شمار اور لاتعداد موضوعات ایسے ہیں جن کی طرف علماء کرام کو توجہ دینے کی شدید ترین ضرورت ہے۔ ہم ذیل میں ایسے چند عنوانات تحریر کیے دیتے ہیں۔ علماء کرام ان میں سے جس کو ضروری سمجھیں اس پر مکمل تیاری کے ساتھ گفتگو فرمائیں اور عوام اہل سنت کو بھی چاہیے کہ وہ جس عالم دین کو بلائیں، اپنے ماحول کے مطابق اسے کوئی مخصوص موضوع پہلے سے ہی بتا دیں، وہ چند عنوانات حسب ذیل ہیں۔

سیرت وفضائل: سیرت طیبہ کی تعریف اور اس کی انفرادیت ۔۔ میلاد النبی ﷺ، ایک عالم گیر انقلاب کا سنگ بنیاد ۔۔ میلاد النبی ﷺ منانے کا طریقہ ۔۔ حضور ﷺ، دنیا کے ہر فرد کے لیے بے مثل آئیڈیل ۔۔ سیرت طیبہ کی دینی اہمیت ۔۔ سیرت

طیبہ کی آئینی ودستوری اہمیت ۔۔سیرت طیبہ کی ریاستی اہمیت ۔۔سیرت طیبہ کی انتظامی اہمیت ۔۔سیرت طیبہ کی علمی اہمیت ۔۔سیرت طیبہ کی سائنسی اہمیت ۔۔سیرت طیبہ کی تخصیصی ورسالتی اہمیت ۔۔سیرت طیبہ کی تہذیبی وثقافتی اہمیت ۔۔سیرت طیبہ کی تاریخی اہمیت ۔۔سیرت طیبہ کی معاشی اہمیت ۔۔سیرت طیبہ کی عصری وبین الاقوامی اہمیت ۔۔سیرت طیبہ کی نظریاتی وانقلابی اہمیت ۔۔سیرت طیبہ حقوق انسانی کے تناظر میں ۔۔سیرت طیبہ اقلیتوں کے حقوق کے تناظر میں ۔۔سیرت طیبہ اور امن عالم ۔۔حضور علیہ السلام کا تعلیمی انقلاب ۔۔حضور ﷺ بحیثیت مدبر ومنتظم ۔۔حضور ﷺ بحیثیت لیڈر ۔۔حضور ﷺ بحیثیت سیاستدان ۔۔حضور ﷺ بحیثیت سپہ سالار ۔۔حضور ﷺ کا معاشی انقلاب ۔۔حضور ﷺ بحیثیت ماہر نفسیات ۔۔حضور ﷺ کا بچوں سے پیار ۔۔حضور ﷺ کی دفاعی حکمت عملی ۔۔حضور ﷺ کی عسکری مہمات ۔۔دوسروں کی رائے کا احترام نگاہ مصطفی ﷺ میں ۔۔اخلاق مصطفی ﷺ ۔۔حضور ﷺ کا طریق تربیت ۔۔سیرت النبی ﷺ اور ہماری زندگی ۔۔مقام مصطفی ﷺ قرآن کی روشنی میں ۔۔میثاق مدینہ کی روشنی میں سیاست مصطفوی ﷺ ۔۔اصول تجارت اور ہادی اعظم ۔۔تقدیس آباء رسول ﷺ ۔۔رسول اللہ ﷺ کی اعتدال پسندی ۔۔رسول اللہ ﷺ کی عائلی زندگی ۔۔اطاعت مصطفی ﷺ عین اطاعت خدا ۔۔جنت میں معیت رسول ﷺ ۔۔حب رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ کی برکات ۔۔حب رسول ﷺ کے تقاضے ۔۔اصلاح معاشرہ میں سیرت رسول ﷺ سے رہنمائی ۔۔جنگی قیدیوں سے مصطفوی ﷺ سلوک ۔۔نبی اکرم ﷺ بحیثیت سپہ سالار ۔۔نبی کریم ﷺ بحیثیت داعی اعظم ۔۔نبی کریم ﷺ بحیثیت رحمۃ للعالمین ۔۔نبی کریم ﷺ بحیثیت مشفق انسانیت ۔۔نبی کریم ﷺ بحیثیت داعی عدل ومساوات ۔۔نبی کریم ﷺ بحیثیت ذی وقار شہری ۔۔نبی کریم ﷺ افصح العرب خطیب ۔۔نبی کریم ﷺ بحیثیت

صادق و امین تاجر۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت اولوالعزم مبلغ۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت اعلیٰ ترین معلم انسانیت۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت کامیاب ترین داعی انقلاب۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت بے مثال مربی و مزکی ۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت لاثانی مقنن ۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت عدیم النظیر منصف و قاضی۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت عظیم الشان معاشرتی اسوہ کی مالک ہستی ۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت صاحب خلق عظیم۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت قابل تقلید سربراہ خاندان۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت عظیم و خلیق شوہر۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت مصلح اعظم۔۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت نبی کل کائنات ۔۔ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے حادثاتی لمحات ۔۔ کتاب خداوندی اور شخصیت رسول ﷺ ۔۔ حضور ﷺ کی مردم شناسی ۔۔ نبی کریم ﷺ کا طرز جہانبانی ۔۔ حضور ﷺ اور رواداری ۔۔ قیام امن کے سلسلہ میں اسوۂ رسول ﷺ سے رہنمائی ۔۔ نبی کریم ﷺ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک ۔۔ ملکی استحکام کے سلسلہ میں سیرت طیبہ سے رہنمائی ۔۔ نبی کریم ﷺ کے کلام مبارک کی اعجاز آفرینیاں ۔۔ لولاک لما خلقت الافلاک ۔۔ سائنسی تجربات اور سیرت مصطفیٰ ﷺ ۔۔ نبوت محمدی ﷺ کا عقلی ثبوت ۔۔ قبر، قیامت اور جنت میں شان مصطفیٰ ﷺ ۔۔ ایمان بالرسالت کی اہمیت ۔۔ بعثت محمدی ﷺ تورات و انجیل برناباس میں ۔۔ نبی کریم ﷺ کی مجلسی اور عوامی زندگی ۔۔ حضور ﷺ کا عفو و درگزر ۔۔ معمولات مصطفیٰ ﷺ ۔۔ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئیاں اور موجودہ عالمی صورتحال ۔۔ نبی کریم ﷺ کا فن حرب ۔۔ عشق رسول ﷺ اور ہماری عملی زندگی ۔۔ مستشرقین اور سیرت رسول عربی ﷺ ۔۔ حالات حاضرہ میں سیرت رسول ﷺ سے رہنمائی ۔۔ محبت و ادب مصطفیٰ ﷺ ہی اصل توحید ہے ۔۔ حضور ﷺ سے محبت کا واحد ذریعہ: درود و سلام ۔۔ ایمان کی پہچان تعلق مصطفیٰ ﷺ ۔۔ معراج النبی ﷺ اور عصر حاضر ۔۔ فضائل مکہ و مدینہ ۔۔ توہین رسالت ایک

نا قابلِ معافی جرم۔۔علامات گستاخ احادیث کی روشنی میں۔۔معارف اسم محمد ﷺ۔۔
صحابہ کرام کا عشق رسول ﷺ۔۔شفاعت مصطفیٰ ﷺ۔۔ختم نبوت۔۔ادب
مصطفیٰ ﷺ۔۔حضور ﷺ سے توسل کی شرعی حیثیت۔۔حضور ﷺ سے استعانت کی شرعی
حیثیت۔۔حضور ﷺ کی بے مثل بشریت۔۔بن دیکھے عشق مصطفیٰ ﷺ۔۔عظمت مصطفیٰ
ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں۔۔حسن وجمال مصطفیٰ ﷺ۔۔نورانیت مصطفیٰ ﷺ۔۔علوم
مصطفیٰ ﷺ۔۔رسالت کے بغیر توحید مسترد ہو جاتی ہے۔۔حضور ﷺ کے امت پر
حقوق۔۔حضور علیہ السلام سے حقیقی تعلق غلامی۔۔حدائق بخشش گلدستہ شان مصطفیٰ
ﷺ۔۔علامہ اقبال اور عشق رسول ﷺ۔۔حضور علیہ السلام کو اپنی امت سے کتنا پیار
ہے؟۔۔اسوۂ حسنہ اور جہد مسلسل۔۔اسلامی طرز معاشرت سیرت طیبہ کے آئینے میں۔۔غیر
مسلموں کے لئے سیرت طیبہ میں رہنمائی۔۔عدم برداشت اور تعلیمات نبوی۔۔سیاست
خارجہ کے اصول اسوۂ رسول کی روشنی میں۔۔جانوروں کے حقوق سیرت وسنت کی روشنی میں
۔۔مصائب وآلام میں اسوۂ رسول ﷺ۔۔قوانین جنگ اور اسوہ مصطفیٰ۔۔اہل سنت اور
دیوبندیوں میں اختلاف کی حقیقی وجوہات۔۔سیرت طیبہ اور مستشرقین۔۔حضور ﷺ انسانیت
کے لئے نجات دہندہ۔۔حضور ﷺ کی شگفتہ مزاجی۔۔حضور ﷺ کی خاندانی وجاہت۔۔حضور
ﷺ کے آباء واجداد کا ایمان۔۔حضور ﷺ کی غذائیں۔۔حضور ﷺ کی ہجرت اور عصر حاضر
۔۔حضور ﷺ کی رسالت کے عقلی ونقلی دلائل۔۔حضور ﷺ اور جوامع الکلم۔۔حضور ﷺ کی
تاریخ ولادت۔۔حضور ﷺ کی دعائیں۔۔حضور ﷺ ماحی کفر وشرک۔۔حضور ﷺ کے
معجزات۔۔حضور ﷺ کے غزوات۔۔حضور ﷺ کا منافقوں کے ساتھ رویہ۔

علمی ،فکری و تحقیقی عنوانات: وجود باری تعالیٰ۔۔جد وجہد کا
قرآنی تصور۔۔وقت کی اہمیت۔۔روشن خیالی اور اسلام۔۔خواتین کی دینی تعلیم۔۔اولیاء

کرام کا مشن ۔۔خلفاء راشدین کا نظام حکومت ۔۔مدارس کی اہمیت ۔۔اسلام اور سائنس۔۔ اسلام اور سیاست۔۔اسلام اور معیشت ۔۔اسلام اور قانون ۔۔ مغربی تہذیب،دنیا کی بدترین تہذیب۔۔مروجہ الیکشن کی خرابیاں اسلام کی روشنی میں ۔۔اہل سنت کی حقانیت ۔۔تنظیمی کارکن کی خصوصیات۔۔محنت میں عظمت ہے۔۔اسلام میں قوت و اختیار کی اہمیت ۔۔اسلام میں مشورہ کی اہمیت ۔۔ احساس ذمہ داری ۔۔مطالعہ کی اہمیت ۔۔تصنیف وتالیف کی افادیت ۔۔ جہاداور دہشت گردی کا فرق۔۔دینی مدارس ،اسلام کے قلعے۔۔علامہ اقبال کے انقلابی افکار۔۔دین قربانی مانگتا ہے۔۔رابطہ کی اہمیت ۔۔خدمت میں عظمت ۔۔اپنے بچوں کو عالم دین بناو۔۔اطاعت کی اہمیت ۔۔نظام مصطفیٰ اوراس کے نفاذ کے بعد وطن کا سہانا منظر۔۔احیاء اہلسنت ۔۔عصر حاضر میں دینی تعلیم کے حصول کی اہمیت ۔۔عالم اسلام کے خلاف یورپی سازشیں ۔۔سنی نوجوان کی ذمہ داریاں ۔۔اسلام میں کھیل اور تفریح کی حدود۔۔اسلام میں عورتوں کے حقوق ۔۔اسلام: دین محبت۔۔اسلام: دین امن و آشتی۔۔مسلم نوجوان کی ذمہ داریاں ۔۔یوم آزادی پر طوفان بدتمیزی ۔۔اہل سنت کے ان پڑھوں میں فروغ پا جانے والی خرابیاں ۔۔مدارس پر خرچ کرنے کی اہمیت ۔۔تحریک پاکستان میں علماء اہلسنت کی خدمات ۔۔کاروباری پیر اور زوال اہلسنت ۔۔کاروباری نعت خوان اورزوال اہلسنت ۔۔کاروباری مولوی اور زوال اہلسنت ۔۔مہتممین مدارس عربیہ اور زوال اہلسنت ۔۔عالم اسلام کے مسائل اوران کا حل ۔۔دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کی ضرورت ۔۔اعتدال پسندی اورانتہاء پسندی کا اسلامی تصور ۔۔اسلام میں صحافت کی اہمیت ۔۔قدامت پرستی اور جدت پسندی کا اسلامی تصور۔۔اسلامی نظام حکومت ۔۔اسلام اور عیسائیت ۔۔ اسلام اور یہودیت ۔۔ اسلام اور ہندومت۔۔غیر مسلم کن وجوبات کی بناء پر اسلام قبول کرتے ہیں ۔۔دیگر ادیان

کے مقابلے میں اسلام کی امتیازی خصوصیات۔۔قادیانیت ، امت کے لیے ناسور ۔۔حرکت میں برکت ہے۔۔علوم نبوت کے وارث کون؟علماء کرام یا روشن خیال۔۔اسلام کیا ہے؟۔۔کیا پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟۔۔اسلام کے اصل خدوخال۔۔ایک عظیم سنت نبوی ﷺ غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کرنا۔۔پینٹ شرٹ اور جدید ذہنیت کا احساس مرعوبیت ۔۔فروغ اسلام کیلئے معاشرہ میں کن خطوط پر کام کیا جائے۔۔دستور پاکستان میں کونسے قوانین غیر اسلامی ہیں؟۔۔اسلامی نظام اور اس کے نفاذ کی ضرورت واہمیت۔۔اسلام میں غربت کا علاج۔۔یہود ونصاری کے پاس تعلیم حاصل کرنا کیسا۔۔ دینی مدارس میں کیا پڑھا یا جاتا ہے ؟۔۔محبت کے شرعی احکام۔۔خاندانی منصوبہ بندی۔۔اسلام کا اخلاقی نظام۔۔اسلام کا تعلیمی نظام۔۔اسلام کا معاشرتی نظام۔۔اسلام کا تبلیغی نظام۔۔اسلامی تہذیب اور اس کے خدوخال۔۔اسلام کا کوتوالی نظام۔۔اسلام کا دفاعی نظام۔۔اسلام کا تجارتی نظام۔۔اسلام کا وراثتی نظام ۔۔اسلام کا عائلی نظام۔۔اسلام کا بیکاری نظام۔۔سچا مسلمان کون؟۔۔مسلمان حکومت کی ذمہ داریاں۔۔ڈاکٹروں کیلئے اسلامی ہدایات۔۔علاج معالجہ کے اسلامی احکام۔۔اہل سنت کے عقائد ودلائل۔۔قرآن حکیم ہم سے کیا چاہتا ہے؟۔۔مغربیت پسند مسلمان۔۔ مرنے سے پہلے وصیت کیجئے۔۔اسلام سسکتی انسانیت کیلئے پیام رحمت۔۔کتاب دوستی اور لائبریری کی اہمیت۔۔سنی مدارس، زوال پذیر کیوں؟۔۔سود سے بچنا کیسے ممکن ہے؟۔۔ اسلام کے لیے قوت واختیار حاصل کیجئے۔۔دینی مدارس سے مستقل رابطہ استوار کیجئے۔۔ اہل الرائے کی اہمیت۔۔یزید اور اس کا برا کردار۔۔اقبال کا فلسفہ خودی۔۔مسلمانوں کو در پیش چیلنجز۔۔اسلام اور جدید دور کے تقاضے۔۔اسلام اور عالم اسلام کا مستقبل۔۔
اکیسویں صدی اور ہماری ذمہ داریاں۔۔اجتماعیت کی اہمیت انفرادیت سے بڑھ کر ہے۔۔

احیاء اسلام کیلئے جدوجہد کا طریقہ کار۔۔۔نیو ورلڈ آرڈر اور امت مسلمہ۔۔جدت پسندی کا زہر۔۔۔اجتہاد کیا ہے؟۔۔قیام پاکستان کی فکری و نظریاتی اساس۔۔۔آؤ ہر ذرۂ خاک وطن سے محبت کریں۔۔۔اسلام اور زراعت۔۔۔اسلام میں نظم وضبط کی اہمیت۔۔۔اسلام کا تصور حکومت۔۔۔ اسلام کا شورائی نظام۔۔۔اسلام اور طب جدید۔۔۔اسلام اور جدید سائنسی تحقیقات۔۔۔اسلامی معاشرہ میں خواتین کا کردار۔۔۔ اتحاد امت کیسے ممکن ہے؟۔۔ معاشرے میں نفاذ اسلام کی حکمت عملی۔۔۔اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد۔۔۔اسلام اور بنیاد پرستی۔۔۔اسلام اور فرقہ واریت۔۔۔فقہ کی اہمیت۔۔۔سود سے پاک معاشی نظام۔۔۔بے روزگاری کیسے ختم ہو؟۔۔قرآن کتاب ثواب ہی نہیں کتاب انقلاب بھی ہے۔۔قرآن حکیم کا فہم سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔۔۔ فہم دین اور ہماری ذمہ داریاں۔۔۔انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت۔۔۔اسلام اور انسانی حقوق۔۔۔اسلام اور قانون بین الاقوام۔۔۔عقل ،دولت اور وقت کا درست استعمال۔۔۔اسلام کا مقصود سپر پاور بننا۔۔۔استقامت کی اہمیت۔۔۔الیکشن میں مذہبی جماعتوں ناکامی کی وجوہات۔۔۔اہل سنت کا سیاسی عروج کیسے ممکن ہے۔۔۔جہالت کی مذمت۔۔۔اللہ کی مخلوق ،حضور کی امت کو پڑھا لکھا ہونا چاہیے۔۔۔

دعوتی،اصلاحی وتبلیغی عنوانات: کلمہ طیبہ کی تشریح۔۔۔نماز کے فضائل ومسائل۔۔۔روزہ کے فضائل ومسائل۔۔۔ حج کے فضائل ومسائل۔۔۔زکوۃ کے فضائل ومسائل۔۔۔اعتکاف کے فضائل ومسائل۔۔۔جہاد کے فضائل ومسائل۔۔۔خدمت خلق۔۔۔امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔۔۔دعوت وتبلیغ کی اہمیت۔۔۔پردہ کی اہمیت۔۔۔ اخلاص کی عظمت۔۔۔محبت الہی کی چاشنی۔۔۔دل میں عشق رسول پیدا کرنے کا طریقہ۔۔۔ والدین کی نافرمانی کا گناہ۔۔۔علم کی فضیلت واہمیت۔۔۔رشوت کی برائی۔۔۔سود کی مذمت۔۔۔ماں کی شان۔۔۔شیطان کے داؤ پیچ۔۔۔اللہ تعالی کی نعمتیں۔۔۔دنیا کی ناپائیداری۔۔۔

مسئلہ تقلید ۔۔مقصد تخلیق انسان ۔۔شوق علم ۔۔اسلام میں ادب کا مقام ۔۔منافقین کی علامات قرآن کی روشنی میں ۔۔مقام صحابیت ۔۔واقعہ کربلا حقائق کی روشنی میں ۔۔امت کے لیے پیغام حسین ۔۔حقا کہ بنا لاالہ است حسین ۔۔امام حسینؓ اور منزل یقین ۔۔امام حسینؓ اور استقامت ۔۔اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام ۔۔اعلیٰ حضرت اور تحفظ عقائد اہلسنت ۔۔اعلیٰ حضرت کی تعلیم اور ہم ۔۔اعلیٰ حضرت اور رد بدعات و منکرات ۔۔عظمت دین کے محافظ (خلفاء اربعہ، ائمہ اربعہ، سلاسل اربعہ) ۔۔تعارف ائمہ اربعہ ۔۔دوستی کے اسلامی اصول ۔۔فلسفہ موت و حیات ۔۔شریعت و طریقت ۔۔نیت کی درستگی ۔۔مزارات کے میلے ٹھیلے ۔۔علماء کی اہمیت ۔۔ ٹی وی، کیبل اور انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں ۔۔گانے باجے کا گناہ ۔۔داڑھی شریف کی فضیلت ۔۔حدود اللہ ۔۔اچھی صحبت کی برکتیں ۔۔رزق حلال کی فضیلت ۔۔شہید زندہ ہوتے ہیں ۔۔توحید اور شرک ۔۔ایصال ثواب کی شرعی حیثیت ۔۔توسل کی شرعی حیثیت ۔۔استعانت کی شرعی حیثیت ۔۔سنتوں پہ عمل ۔۔سادہ زندگی کی عادت بنایئے ۔۔جہیز کی برائیاں ۔۔بھیک مانگنا کیسا؟ ۔۔حقوق اللہ ۔۔حقوق العباد ۔۔بچی پیدا ہونے پر ناخوشی کیوں؟ ۔۔اسلامی لباس ۔۔حرام ذرائع آمدنی ۔۔بدعت کا صحیح مفہوم ۔۔ علماء پر اعتراض کرنے والی بری ذہنیت کی مذمت ۔۔نکاح کے شرعی احکام ۔۔طلاق دینے کا اسلامی طریقہ ۔۔ہم بیمار کیوں ہوتے ہیں؟ ۔۔کامیاب طالب علم ۔۔طہارت و نجاست کے احکام ۔۔شادی کیسے کریں ۔۔منشیات کی تباہ کاریاں ۔۔محبت کے شرعی احکام ۔۔موت کو یاد کیجیے ۔۔گانوں کا عذاب ۔۔شیطان کا تعارف ۔۔علماء کی قدر کیجیے ۔۔والدین کی شرعی ذمہ داریاں ۔۔فیشن کی بیماری ۔۔متولیان مساجد کی ذمہ داری ۔۔ایمان کی اہمیت اور اس کی حفاظت ۔۔حفاظت نظر ۔۔حفاظت زبان ۔۔صحبت کا اثر ۔۔مسجد کے احکام ۔۔دولت کی محبت ۔۔عید کیسے منائیں؟ ۔۔انفاق فی سبیل

اللہ ۔۔زکوۃ نہ دینا کیسا؟۔مخلوط تعلیم کے نقصانات ۔۔موبائل وانٹرنیٹ کا صحیح استعمال ۔۔عربی زبان کی اہمیت ۔۔لوگ کیا کہیں گے؟۔۔جہالت بری بلا ہے۔۔توبہ واستغفار ۔۔غریب پروری ۔۔محبت صلحاء۔۔ اللہ تعالی سے ٹوٹا ہوا تعلق کیسے بحال ہو؟۔تقوی کی فضیلت ۔۔ زھد کی حقیقت ۔۔صبر کی فضیلت ۔۔ اسلام میں صفائی اور پاکیزگی کی اہمیت ۔۔حسن اخلاق اپنایئے۔۔حقوق زوجین ۔۔عجز وانکسار کی فضیلت ۔۔ولایت صالحین کی حقیت وحقیقت ۔۔مسلمانوں کے باہمی حقوق ۔۔حقوق والدین ۔۔اسلام اور سماجی بہبود ۔۔اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے۔۔افسر وماتحت کے شرعی احکام ۔۔مزدوروں کے حقوق فرائض ۔۔سود کی حرمت اوراس کا وبال ۔۔امیر کے حقوق فرائض ۔۔سگریٹ نوشی کے نقصانات ۔۔تکبر کے نقصانات ۔۔ریاکاری کے نقصانات ۔۔بخل کے نقصانات ۔۔بدگمانی کے نقصانات ۔۔عزت وتعریف کی خواہش ۔۔خودپسندی ۔۔اللہ تعالی کی رحمت سے مایوسی گناہ ہے۔۔غصہ کرنا کیسا؟ ۔۔اللہ تعالی پر عدم توکل کا مرض ۔۔بے صبری ۔۔ خوف خدا پیدا کیجیے۔۔اسلامی اصول تجارت ۔۔محاسبہ نفس اوراس کا طریقہ کار ۔۔گھر کا ماحول اسلامی بنایئے۔۔اسوۂ حسنہ اور فیشن پرستی ۔۔ترک تقلید کی تباہ کاریاں ۔۔ویلنٹائن ڈے اور بسنت منانا کیسا؟ ۔۔اپنی قبر کی فکر کرو۔۔موت کو یاد کیجیے ۔۔اسلامی نظام حکومت ۔۔منشیات کے متعلق اسلامی احکام ۔۔شہادت عثمانؓ، جنگ جمل اور جنگ صفین کے متعلق تحقیق ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق حکمرانوں کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق سیاستدانوں کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق قانون دانوں کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق تاجروں کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق استاذوں کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق مجاھدین کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق صحافیوں کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق ججوں کی خصوصیات ۔۔اسلامی

تعلیمات کے مطابق بھکاریوں کی خصوصیات۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق افسروں کی خصوصیات۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق معماروں اور مزدوروں کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق انجینئروں کی خصوصیات۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق فوجیوں کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق طلباء کی خصوصیات۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق مبلغین کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈاکٹروں کی خصوصیات۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق پولیس کی خصوصیات۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق علماء کی خصوصیات ۔۔اسلامی تعلیمات کے مطابق اولیاء کی خصوصیات۔۔انسان اشرف المخلوقات کیوں؟۔۔شادی غمی کے اخراجات کو کم کیجئے ۔۔ایمان، علم، عمل، اخلاص اور عشق کی اہمیت۔۔امام مسجد کے حقوق و فرائض۔۔اساتذہ کے حقوق و فرائض۔۔نماز نہ پڑھنے کا گناہ۔۔حفاظت ایمان کی فکر کیجئے۔۔دھوکہ سے لوگوں کا مال لوٹنے کی حرمت۔۔

تقریر کی تیاری کیسے کریں؟: تقریر کی تیاری ایک اہم مرحلہ ہے اس کے لیے بہترین کتب کے وسیع مطالعہ کی شدید ضرورت ہے۔اردو زبان میں ہمارے پاس بہت بڑا علمی و تحقیقی سرمایہ موجود ہے۔ایسی چند کتب کا تذکرہ ہم ذیل میں کیے دیتے ہیں تا کہ ہمارے خطباء و مقررین ان سے استفادہ کر سکیں۔

❁تبیان القرآن +شرح صحیح مسلم+نعمۃ الباری +مقالات سعیدی +مقام نبوت وولایت+معاشرے کے ناسور (مولانا غلام رسول سعیدی)❁تفسیر نعیمی+شرح مشکوۃ المصابیح+علم القرآن+رسائل نعیمیہ+مواعظ نعیمیہ (مفتی احمد یار خان نعیمی)❁مقالات کاظمی+خطبات کاظمی (علامہ سید احمد سعید کاظمی)❁البریلویہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ+ تعارف فقہ وتصوف+زندہ جاوید خوشبوئیں+سدا بہار خوشبوئیں+مقالات شرف قادری (مولانا عبد الحکیم شرف قادری)❁ضیاء القرآن+ضیاء النبی+سنت خیر الانام+خطبات

ضیاء الامت + مقالات (پیر کرم شاہ الازہری)❁ عرفان القرآن+المنہاج السوی+ عرفان السنۃ+ اسلام اور جدید سائنس + سیرت الرسول + اسلامی تربیتی نصاب+ کتاب التوحید+ اسلام میں انسانی حقوق+شہادت امام حسینؓ+ کتاب البدعۃ+ حیات النبی+ استغاثہ و استعانت+عقیدہ توسل+عقیدہ شفاعت+عقیدہ علم غیب+ایصال ثواب اور اس کی شرعی حیثیت+قرآنی فلسفہ انقلاب+تحفظ ناموس رسالت+ میثاق مدینہ کا آئینی تجزیہ+میلاد النبی+عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت+ اقتصادیات اسلام+ ارکان اسلام + امام ابوحنیفہ+حسن اعمال (ڈاکٹر محمد طاہر القادری)❁ فہم دین۔(علامہ اشرف آصف جلالی)❁ احیاء العلوم+ کیمیائے سعادت (امام غزالی)❁ تفہیم المسائل (مفتی منیب الرحمٰن)❁ باطنی گناہ اور ان کا علاج + میٹھا زہر+احساس نعمت + ہمارے اسلاف اور ہم+اصلاحی بیانات+قرآنی بیانات+نورانی واقعات+تحفۃ المبلغین +فیض صالحین + رحمانی بیانات+قابل رشک خواتین+آپ کے مسائل اور ان کا حل+ اصلاحی رسائل+ کیا آپ کو معلوم ہے؟ (مفتی محمد اکمل مدنی)❁ کتب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ❁ بہار شریعت (مولانا امجد علی اعظمی)❁ زلزلہ + زلف و زنجیر مع لالہ زار (مولانا ارشد القادری)❁ تاریخ نجد و حجاز (مفتی عبدالقیوم ہزاروی)❁ کتب صاحبزادہ خورشید گیلانی ❁صدیق اکبر نمبر+ فاروق اعظم نمبر (مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز)❁ کلیات اقبال (علامہ اقبال) ❁ برطانوی مظالم کی کہانی (مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری) ❁ کتب مطبوعہ دیال سنگھ لائبریری لاہور❁ شہاب نامہ (قدرت اللہ شہاب)❁ کتب مفتی محمد خان قادری ❁ کتب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز ❁ کتب مکتبۃ المدینہ والمدینۃ العلمیہ کراچی ❁ کتب ہارون یحیٰ ہترکیز نومسلم مردوں اور عورتوں کی کہانیاں ❁ کتب جدید مسائل فقہ ❁ کتب ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ❁ فیضان شریعت (مولانا محمد ابراہیم

آسی) ❁ کتب فتاوٰی مطبوعہ شبیر برادرز لاہور ❁ ضیاء الواعظین (مولانا محمد خان نوری) ❁ کتب مفتی محمد امین صاحب فیصل آباد۔ ❁ کتب جناب طالب الہاشمی.......

کاروباری محافل نعت اور زوال اہل سنت

نعت خوانی بلاشبہ ایک عظیم سعادت ہے لیکن اسے چند حقیر سکوں کے عوض فروخت کرنا اور اسے پیشہ بنالینا بھی بہت بڑی شقاوت ہے۔ جو لوگ نعت خوانی سے محروم ہیں وہ بڑے ہی بد بخت ہیں اور جن لوگوں نے نعت خوانی کو کاروبار بنالیا ہے وہ بھی انتہائی کم بخت ہیں۔

نعت خوانی وہی افضل ہے جو نیک صالح باشرع نعت خوان سے بلاہدیہ سنی جائے اور نعت بھی کسی مستند عالم کی تصدیق شدہ ہو لیکن یہاں صورت حال یہ ہے کہ اکثر نعت خواں جاہل اور ان پڑھ ہوتے ہیں۔ دینی تعلیم تو بڑی بات ہے وہ دنیاوی تعلیم سے بھی بے بہرہ ہوتے ہیں اور پھر غلط اشعار پر مشتمل نعتیں پیش کر کے اپنا بھی اور سامعین کا بھی دین وایمان خراب کرتے ہیں۔ آج کل نعت خوانوں کے لچھن دیکھنے والے ہیں۔ کوئی نعت پڑھ کر بھیک مانگتا پھر رہا ہے تو کوئی پیسے بٹورنے کے لیے محفلوں کی تلاش میں ہے، کسی نعت خواں نے فنکاروں کی طرح کے عجیب وغریب لباس پہن رکھے ہیں تو کوئی ایک ایک نعت میں دس دس جوڑے تبدیل کرتا ہے، کسی کا ریٹ لاکھ روپیہ ہے تو کسی کا پچاس ہزار، کوئی داڑھی کترا ہے تو کوئی سگرٹ نوش، کوئی بے نمازی ہے تو کوئی روزہ خور، کوئی علماء کا بے ادب ہے تو کوئی امراء کا دربان، کوئی ریاکار ہے تو کوئی حاسد۔ غرضیکہ سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی ثناء خوانی کو مذاق بنالیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی عزت وعظمت فاسق وفاجر جہلاء کے ہاتھ میں ہے۔ ایک عجیب اودھم مچا ہوا ہے، جس کا احتساب کرنے والا کوئی نہیں۔ لوگوں کی طبیعتیں سریلی اور نغماتی ہو چکی ہیں۔ نت نئی طرزیں اور دھنیں ان کو وجد میں لاتی ہیں اور معنی ومفہوم

کی کسی کو خبر نہیں ہوتی۔عمل سے بیگانگی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔

محافل نعت: آج کل اکثر محافل نعت رات گئے یا صبح تک جاری رہتی ہیں اور نماز فجر نہ محفل میں ادا کی جاتی ہے اور نہ ہی بعد میں کوئی اس کو بجالاتا ہے الا ماشاءاللہ۔پھر ایسی محافل کے منتظمین کی بھی بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے جو سالانہ مکمل زکوۃ وعشر ادا نہیں کرتی یا دیگر ناپسندیدہ امور میں مبتلا ہوتی ہے اور اس صورت میں محفل کی قبولیت قطعی طور پر غیر یقینی ہے۔ان محافل میں مجموعی طور پر کروڑوں اربوں روپے کاروباری نعت خوانوں پر اڑا دیئے جاتے ہیں اور وہ یہ سب کچھ سمیٹ کر ذاتی جائیدادیں بناتے ہیں۔

اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے سچے فرامین کے مطابق عالم اور غیر عالم برابر نہیں ہیں، دونوں میں لاکھوں درجوں کا فرق ہے مگر ان محافل کے سبب علماء کرام کی ایسی ناقدری ہو رہی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔جہلاء کو علماء پر ترجیح دی جارہی ہے۔ سٹیج جو شریعت مطہرہ میں فقط علماءِ حق کے لیے مخصوص ہے اس پر دنیاداروں اور کاروباری نعت خوانوں کو شان وشوکت سے بٹھایا جاتا ہے۔(حالانکہ حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ جب کسی فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو اس سے اللہ تعالی کا عرش بھی کانپ اٹھتا ہے)۔نعت خوانوں پر لاکھوں روپے ڈبو دیئے جاتے ہیں اور علماء کا ہدیہ نا قابل بیان، ہر محفل میں نعت خوان بیس بیس ہیں تو عالم فقط ایک،نعت خوانوں کے لیے گھنٹہ گھنٹہ بھی تھوڑا ہے اور عالم دین کے لیے بیس منٹ بھی نا قابل برداشت،نعت خوان بے عمل بھی ہوں تو ان کے لیے واہ واہ کے ڈونگرے اور عالم باعمل متقی پرہیزگار بھی ہو تو اس کی پروا نہیں۔اس پر طرہ یہ کہ سارا اہم وقت اور لوگوں کا قیمتی مال لوٹ کر نعت خوان تو دوسری محفلوں یا گھروں کو سدھار جاتے ہیں جبکہ عالم دین کو گھنٹوں انتظار کرنے کے بعد اس وقت موقع دیا جاتا ہے جب آدھا مجمع جا چکا ہوتا ہے اور آدھا سو رہا ہوتا ہے،نہ وہ کچھ سنانے کا نہ یہ کچھ سننے کے۔ پھر ظلم بالائے ظلم یہ

کہ یہ کاروباری قسم کے بے عمل اور دین و دنیا سے نابلد نعت خوان لوگوں کے سامنے آئیڈیل بنا کے پیش کیے جاتے ہیں اور لوگ انہی کو اپنا راہبر و رہنما سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ فیاللعجب! یہی وجہ ہے کہ کئی محافل میں جب یہ کاروباری نعت خوان نازل ہوتے ہیں تو ان کی علماء کرام سے بڑھ کر توقیر کی جاتی ہے۔ علماء کو اپنی تقریر مختصر یا بند کرنا پڑتی ہے اور پھر انہی نعت خوانوں کا راج ہوتا ہے۔ اشتہارات میں ایسے کاروباری نعت خوانوں کے نام نمایاں اور جلی حروف سے لکھے جاتے ہیں جبکہ علماء کے نام کسی کونے کھدرے میں لکھ کر ان کی رسوائی کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ نعت خوانوں سے یہاں تک بھی سنا گیا ہے کہ علماء تو ہماری جوتیاں اٹھاتے ہیں یا للخسارہ! مذکورہ محافل میں لوگوں کو لالچ دینے کے لیے عمرہ کے ٹکٹ بھی رکھے جاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کی نعت سے زیادہ دلچسپی عمرے کے ٹکٹوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر یہ ٹکٹ نہ ہوں تو لوگ یا تو کم آتے ہیں یا جلدی اٹھ کے چلے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں علم دین جیسی عظیم نعمت سے بے رغبتی اور کاروباری نعت خوانی کا شوق انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ غالب اکثریت رکھنے والے مسلک حق اہل سنت والجماعت کے پاس حافظ، قاری، عالم، مدرس، مفتی اور شیخ الحدیث ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتے مگر کاروباری نعت خوان دیکھو تو فوج در فوج چلے آتے ہیں۔ آج مخالفین اہل سنت کے مدارس بڑے بڑے ہیں اور ہمارے چھوٹے چھوٹے، ان کے مدارس جگہ جگہ ہیں اور ہمارے کہیں کہیں، ان کے طلباء کثیر تعداد میں ہیں اور ہمارے انتہائی قلیل، وغیرہ وغیرہ۔ ذرا سوچیئے! یہ مقامِ عبرت ہے۔

ذکر کے ساتھ نعت: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم علمی خانوادہ کے چشم و چراغ حضرت مفتی اختر رضا خان بریلوی مدظلہ العالی اس کے متعلق فرماتے ہیں: "نعت میں ذکر کی آواز اس طور پر سنائی دیتی ہے جیسے دف کے ساتھ

ذکر ہو رہا ہو اور ایسی آواز جو دف وغیرہ کے مشابہ ہو منہ سے نکالنا جائز نہیں کہ طریقہ فساق ہے اور ذکر وغیرہ میں اشد نا جائز۔ نیز اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کو بصورت مزامیر پیش کرنے میں نوع اہانت بھی ہے۔ اس لیے اس کا عدم جواز شدید ترین ہے اگرچہ نیت خیر ہو۔"

(ملخصا: فتاویٰ بریلی شریف)

نعت خوانی اور طے شدہ نذرانہ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ سے **سوال** ہوا کہ زید نے میلاد شریف پڑھنے کے پانچ روپے بطور فیس مقرر کر رکھے ہیں اس کا یہ عمل کیسا ہے؟ تو آپ نے **جواب** دیا کہ زید نے اپنی مجلس خوانی خصوصاً راگ سے پڑھنے کی جو اجرت مقرر کر رکھی ہے یہ نا جائز و حرام ہے۔ اس کا لینا اس کے لیے ہرگز جائز نہیں، اس کا کھانا کھلانا حرام ہے۔ زید پر واجب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے یاد کر کے سب کو واپس کرے۔ اگر وہ زندہ نہ ہوں تو ان کے وارثوں کو دے۔ ان کا بھی پتہ نہ چلے تو اتنا مال غرباء پر صدقہ کر دے اور آئندہ اس حرام خوری سے توبہ کرے تا کہ گناہوں سے پاک ہو۔ امام، مؤذن اور معلم و واعظ کی تنخواہیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(ملخصاً: فتاویٰ رضویہ، ج:۲۳، ص:۷۲۴، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

نعت خوانی اور غیر طے شدہ نذرانہ: اس کے متعلق اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے کہ اجرت جس طرح باہم لفظوں میں طے کی جاتی ہے اسی طرح رائج شدہ عرف سے بھی طے ہو جاتی ہے۔ مثلاً بلانے والوں نے زبان سے تو کچھ نہیں کہا مگر یہ بات بہر حال ذہن میں ہے کہ کچھ نہ کچھ دینا پڑے گا اور پڑھنے والے بھی جانتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ ضرور ملے گا، تو سمجھ لیجیے کہ یہ بھی اجرت ہو گئی اور اب ایسا نذرانہ وصول کرنا حرام ہے۔ (ملخصا: فتاویٰ رضویہ، ج۱۹، ص۴۸۶، ۴۸۷)

اگر آپ غور فرمائیں تو ۹۹ فیصد نعت خوان پیسوں کے لیے نعت پڑھتے ہیں اگر

انہیں نذرانہ نہ دیا جائے تو وہ آئندہ ایسی محفلوں میں آنا بند کر دیتے ہیں اور انتہائی جاہلانہ اور سوقیانہ زبان استعمال کرتے ہیں کیونکہ ان کے اس یقین کو ٹھیس پہنچتی ہے کہ جس نذرانے کی امید تھی وہ نہیں ملا — آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ اگر نعت خوان پر نوٹ نچھاور کیے جائیں تو اس کی گھن گرج میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ شعر کو بار بار پڑھتا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ درحقیقت وہ دولت پہ قربان ہو رہا ہے اور یہی تو حرام ہے۔

اسی طرح وہ لوگ جو بار بار اٹھ کر نعت خوانوں کی خدمت میں نذرانہ پیش کرتے ہیں اگر ان سے کہا جائے کہ یہ نوٹ بعد میں خاموشی کے ساتھ کسی مدرسہ یا مسجد میں صرف کر دیجیے تو وہ اس پہ راضی نہ ہوں گے پس سمجھ لیجیے کہ دراصل وہ ریاکاری کے مرض میں مبتلا ہیں اور حدیث رسول ﷺ کے مطابق ریاکار کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

قابل غور: ہمارے درمیان اور مخالفین اہل سنت کے درمیان دیگر بنیادی باتوں کے علاوہ ایک اہم فرق یہ بھی ہے کہ وہ میلاد شریف، نعت خوانی، قل خوانی، جمعراتوں، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کو حرام کہتے ہیں (جن چیزوں کو شریعت نے حرام قرار نہیں دیا انہیں کو حرام کہہ کر وہ اللہ کے حضور سخت مجرم قرار پائیں گے) جبکہ ہم مذکورہ اعمال کو جائز اور مستحب سمجھتے ہیں۔مستحب کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کرنے پر ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے پر نہ ثواب نہ عذاب۔ پیارے مسلمان بھائیو! اب قابل غور بات یہ ہے کہ ہم فرائض کی طرف تو توجہ دیتے نہیں مگر مستحبات پر ہزاروں لاکھوں (اجتماعی طور پر کروڑوں اربوں) روپے خرچ کر دیتے ہیں جو یقیناً دانشمندی کے خلاف ہے اور دین و مسلک کے لیے سخت نقصان دہ۔اگر ہم فرائض کو مقدم رکھیں اور مذکورہ مستحب اعمال کو انتہائی سادگی سے منا کر بچت کی رقم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور اپنے عزیزوں کے ایصال ثواب کے لیے فرائض پر خرچ کریں تو چند ہی دنوں کے اندر اہل سنت میں ایک انقلاب آ جائے گا۔

فرائض کون سے ہیں؟ (۱)علم کی اشاعت کے لیے دینی مدارس کا قیام (۲) دعوت و تبلیغ (۳) دینی کتب کی تصنیف و اشاعت اور مستند عربی کتب کے تراجم (۴)اسلامی بنیادوں پر ملک کا سیاسی، معاشی، قانونی اور تنظیمی استحکام (۵) خدمت خلق (۶)لائبریریوں کا قیام (۷)غیر مسلموں کو دعوت اسلام اور بعد از اسلام ان کا تعاون (۸) کل وقتی و جز وقتی دینی کورسز کا اہتمام وغیرہ (۹)تفسیر تبیان القرآن، شرح صحیح مسلم، ضیاء النبی، بہار شریعت اور احیاء العلوم جیسی کتب کا ہر گھر میں موجود ہونا۔[ان میں سب سے مقدم دینی تعلیم کو عام کرنا ہے یعنی حافظ، قاری، عالم، مبلغ، محقق، محدث، مفتی اور مجتہد کثیر تعداد میں تیار کرنا۔نیز نئے نئے دینی مدارس کھولنا (خصوصاً بچیوں کے لیے) اور وہ مدارس جن میں دینی تعلیم کا صحیح کام ہو رہا ہے ان کو مضبوط کرنا۔]

مستحبات کو یوں ادا کیا جائے: (۱)قل خوانی انتہائی مختصر کی جائے کسی ایک مستند عالم دین کا تبلیغی و تحقیقی خطاب کروا کے عام حاضرین کو رخصت دے دی جائے (رشتہ داروں کو علیحدہ کھانا کھلا دیا جائے) جمعرات، چہلم، برسی وغیرہ پر قرآن پاک، درود شریف اور دیگر اوراد پڑھ کر ایصال ثواب کر دیا جائے اور تخمینہ لگا کر باقی رقم سے کسی بھی صحیح دینی ادارے کی دینی و تعلیمی ضروریات کو پورا کیا جائے (۲)مزارات پر ہونے والے اعراس (نہ کہ میلے ٹھیلے وہ تو فوراً بند کر دیئے جائیں) کو بھی انتہائی کم خرچ میں منایا جائے (۳)بڑے بڑے مزارات کی تعمیر پر لاکھوں روپے خرچ کرنے کی بجائے ایک عدد سادہ کمرے پر اکتفاء کیا جائے۔اسی طرح مساجد کی تزئین و آرائش، ان کے میناروں اور گنبدوں پر لاکھوں روپے کے خرچ سے احتراز کیا جائے (۴)میلاد شریف کی تقریب میں بھی نبوی سادگی کا عنصر نمایاں ہونا چاہیے میلاد شریف اور دیگر تمام محافل نماز مغرب کے بعد منعقد کی جائیں جن میں ایک تلاوت ایک نعت اور اس کے بعد مستند علماء کا خطاب کروا کے

(اگر کچھ بانٹنا چاہیں تو) شرکاء کو صرف چائے پانی پیش کرنے پر اکتفاء کیا جائے ورنہ یہ کوئی ضروری نہیں ہے اور وقت کا بے حد خیال رکھا جائے (۵) بڑی بڑی محافل نعت کی بساط لپیٹ کر ان پر اٹھنے والے اخراجات سے پہلے سال زمین خریدی جائے اور اگلے برس اس پر مدرسہ کی تعمیر کر کے علم دین کی ترویج و اشاعت کی جائے۔ ہماری بڑی بڑی محافل پر اٹھنے والے اخراجات سے شہر کے کم از کم سالانہ بیس دینی مدارس چلائے جا سکتے ہیں اور اگر انہی پیسوں سے ایک مشترکہ فنڈ قائم کر دیا جائے اور سال بھر اسے وقفے وقفے سے اہل سنت کے تنظیمی، تشہیری، تبلیغی، تصنیفی، تحقیقی، رفاہی اور دیگر ضروری امور پہ خرچ کیا جائے تو اہلِ سنت کا کتنا بھلا ہو جائے گا۔ (٦) جن دوستوں کو محفلِ نعت سجانے کا شوق ہو وہ اپنے ہاں درس قرآن، درس حدیث، درس فقہ اور درس سیرت کا اہتمام فرمائیں۔ اسی طرح بڑی بڑی محافل خلفاء راشدین، اہلِ بیت، ختم نبوت اور جہاد کانفرنسوں کے نام سے کی جائیں تا کہ لوگوں کی اصلاح کا عمل تیز ہو سکے (جو کہ فی الحال انتہائی ٹھنڈا ہے)۔

اسلاف کی نصیحت: آخر میں ہم اپنی گفتگو کو حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ کی اس رباعی پر ختم کرتے ہیں جو آپ نے سالہا سال قبل اہل سنت کو بیدار کرنے کیلیے ارشاد فرمائی تھی:

اہل سنت بہر قوالی و عرس، دیوبندی ز تصنیفات و درس
خرچ سنی بر قبور و نعت خواں، خرچ نجدی بر علوم و درس گاہ

(بتغییر یسیر)

ترجمہ: اہل سنت عرس اور قوالیاں کرتے رہتے ہیں جبکہ دیوبندی وہابی تصنیفات اور درس و تدریس میں مشغول رہتے ہیں۔ سنیوں کے خرچے قبروں اور نعت خوانوں پر ہو جاتے ہیں جبکہ نجدی اپنا سب کچھ علوم و فنون اور مدارس پر خرچ کرتے ہیں۔

❁❁❁❁